سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

اشوک کمار

بنام

ریاست ہریانہ

17/دسمبر، 2002

[ایس۔ راجیندرا بابو اور پی۔ وینکٹا راما ریڈی، جسٹسز]

تعزیراتی ضابطہ، 1872-دفعہ- 376 (2) (جی) وضاحت ا-عصمت دری-دفعہ کے تحت اثباتِ جُرم-الزام کہ ملزم نے دیگر عصمت دری کے ساتھ ارتکاب کیا-اثباتِ جُرم-اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ملزم کی موت ہوگئی-عدالت عالیہ نے دوسرے شخص کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے-ملزم اور دوسرے شخص کے درمیان ہم آہنگی کے ثبوت کی عدم موجودگی میں کی گئی اپیل پر، ٹرائل کورٹ کے ذریعے اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا جیسا کہ عدالت عالیہ نے برقرار رکھا ہے-اس طرح دوسرا شخص بری ہونے کا حقدار ہے۔

استغاثہ کے مطابق، پی ڈبلیو 6 نے ملزم کو اپنی بہن کی عصمت دری کا مرتکب ہوتے دیکھا۔ اس وقت، اپیل کنندہ ملحقہ کمرے سے آیا اور پی ڈبلیو 6 کو گولی مارنے کی دھمکی دی۔ اس نے الارم بجایا اور کئی افراد موقع پر پہنچ گئے جس کے بعد اپیل کنندہ بھاگ گیا۔ متاثرہ شخص نے خودکشی کرنے کے لیے زہر کھالیا۔ اس نے اہلخانہ کو بتایا کہ اس نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ وہ اس واقعے پر شرمندہ تھی۔ بعد میں متاثرہ شخص کی موت ہوگئی۔ ملزم اور اپیل کنندہ پر آئی پی سی دفعات 376 اور 506 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ ٹرائل کورٹ نے انہیں دفعہ 376 (2) (جی) کے تحت مجرم قرار دیا لیکن انہیں دفعہ 506 کے تحت بری کر دیا۔ حکم سے ناراض ہو کر انہوں نے اپیل دائر کی۔ اپیلوں کے زیر التواء ہونے کے دوران ملزم کی موت ہوگئی۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

جواب دہندہ نے دعوی کیا کہ اپیل کنندہ نے ملزم کو متاثرہ کے ساتھ عصمت دری کرنے میں سہولت فراہم کی تھی اور اس لیے یہ اندازہ لگایا جانا چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ 1.1: کوئی مقدمہ پیش نہیں کیا گیا یا یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ اپیل کنندہ نے آئی پی سی کی دفعہ 376 کے تحت جرم کیا ہے، لیکن اس پر آئی پی سی کی دفعہ 376(2)(جی) کے تحت پیدا ہونے والے جرم کا الزام عائد کیا گیا ہے جس کے ذریعے اسے اس طرح کا جرم سمجھا جاتا ہے۔ ملزم اور اپیل کنندہ کے درمیان ہم آہنگی کے کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں، ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کی گئی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا جیسا کہ عدالت عالیہ نے برقرار رکھا ہے اور اپیل کنندہ کو اس جرم سے بری کر دیا جاتا ہے جس کے ساتھ اس پر الزام لگایا گیا تھا۔ [C;B-165 C]

1.2۔ دفعہ 376(2)(جی) کے تحت جرم قائم کرنے کے لیے، جسے آئی پی سی کی وضاحت I کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، استغاثہ کو اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنا چاہیے کہ ایک سے زائد ملزموں نے اجتماعی طور پر کام کیا تھا اور ایسی صورت میں، اگر عصمت دری کا ارتکاب ایک نے بھی کیا تھا، تو تمام ملزم اس حقیقت سے قطع نظر مجرم ہوں گے کہ ان میں سے ایک یا زائد نے اس کے ساتھ عصمت دری کی تھی اور استغاثہ کے لیے ہر ملزم کے ذریعے عصمت دری کے مکمل عمل کا ثبوت پیش کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ شق مشترکہ ذمہ داری کے اصول کی علامت ہے اور اس ذمہ داری کا جوہر مشترکہ ارادے کا وجود ہے، کہ مشترکہ ارادے میں پہلے سے طے شدہ کام شامل ہوتا ہے جس کا تعین کارروائی کے توضیع ظاہر ہونے والے مجرموں کے طرز عمل سے کیا جا سکتا ہے اور یہ اچانک پیدا ہو سکتا ہے اور تشکیل پا سکتا ہے، لیکن ذہنوں کی اجلاس ہونی چاہیے۔ ہر مجرم سے آزادانہ طور پر ایک ہی ارادہ رکھنا کافی نہیں ہے۔ ایسے معاملات میں، مجرمانہ اشتراک ہونا ضروری ہے جو جرم کے ارتکاب میں مشترک ہونے کی ایک خاص پیمائش کو نشان زد کرتا ہے۔ [E، D،C-164]

1.3۔ اپیل کنندہ کے ذریعہ ملزم کے ذریعہ عصمت دری کی سہولت، اگر بالکل بھی ہو تو، حالات سے اندازہ لگانا ہوگا۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ وہ اہم وقت پر گرم موسم گرما کے مہینے میں تقریبا 3.30 بجے اپنے گھر میں موجود تھا، اس سے زائد کچھ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ صرف اسی حقیقت سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اپیل کنندہ ملزم کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ یہ فرض نہیں کیا جا سکتا کہ اپنے گھر میں محض اس کی موجودگی سے وہ ملزم اور متاثرہ کے درمیان جاری ناجائز تعلقات سے واقف تھا، یا یہ کہ وہ ملزم کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔ عدالت کے سامنے استغاثہ کے گواہوں کے اس ثبوت پر ٹرائل کورٹ کا یقین نہیں ہے کہ جب اپیل کنندہ پستول لے کر اندر آیا اور انہیں گولی مارنے کی دھمکی دی تو انہوں نے ملزم کو متاثرہ کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی حالت میں پایا۔ درحقیقت اس کے پاس سے کوئی پستول برآمد نہیں ہوا۔ اسے آئی پی سی کی دفعہ 506 کے تحت اس الزام سے بری کر دیا گیا ہے اور حکم کا وہ حصہ حتمی ہو گیا ہے کیونکہ اس طرح کے بری ہونے کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی گئی ہے۔ [A-165؛ H، G،F-164]

2۔ جب متوفی کے پی ڈبلیو 6 بھائی کا براہ راست ثبوت ہوتا ہے، تو دوسرے ملزم کے علاوہ اپیل کنندہ کو جوڑنے کی بظاہر بولی میں متوفی سے منسوب گنجے بیان کو زیادہ اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ مزید یہ کہ پی ڈبلیو 6 کے ذریعے متاثرہ شخص کو بیٹھک کے اندر لے جانے اور بیٹھک میں اس کے داخلے کے درمیان وقت کا وقفہ اتنا کم تھا کہ یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے پہلی بار عصمت دری کا ارتکاب کیا ہوگا۔ پی ڈبلیو 6 کے بیٹھک میں داخل ہونے اور ملزم اور متوفی کو سمجھوتہ کرنے والی حالت میں دیکھنے کے فورا بعد، اپیل کنندہ وہاں سے واپس چلا گیا۔ جرح میں اس بیان کے سامنے، یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ ان دونوں نے عصمت دری کا ارتکاب کیا۔ [A-164؛H؛F-163]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی فوجداری اپیل نمبر 734۔

1996 کے فوجداری اپیل نمبر 49-ڈی بی میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 14.2.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سشک کمار، ایس سی پال، شیو پی پانڈے اور انیل کوشک۔

جواب دہندہ کی طرف سے آدتیہ کمار چودھری اور رنبیر یادو۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس راجندر بابو۔ 9 مئی 1993 کو تقریباً 3:30 بجے دوپہر، جب راجبیر [پی ڈبلیو6] رام کران (جو کہ ملزم کا والد تھا) کے رہائشی مقام کے باٹھک کے سامنے سے گزر رہا تھا، تو اس نے اپنی بہن سودیش (عمر تقریباً 15 سال) کے رونے کی آواز سنی۔ جب وہ دیوار پھلانگ کر باٹھک کے اندر گیا تو اس نے انیل کمار (اب مرحوم) کو اپنی بہن سودیش کے ساتھ زیادتی کرتے ہوئے دیکھا، جبکہ وہ زمین پر لیٹی رو رہی تھی۔ اس کے بعد آشوک کمار (ملزم) پستول لے کر ایک ملحقہ کمرے سے آیا اور گواہ راجبیر [پی ڈبلیو6] کو بھاگ جانے کو کہا ورنہ وہ اسے گولی مار دے گا۔ راجبیر [پی ڈبلیو6] نے شور مچایا جس پر محلے کے کئی افراد اور اس کا بھائی رنبیر [پی ڈبلیو4] اور اس کا والد دھنپت موقعے پر پہنچ گئے۔ یہ دیکھ کر ملزم وہاں سے بھاگ نکلا۔ راجبیر [پی ڈبلیو6] کی بہن سودیش نے اپنی شلوار پہن کر وہاں سے چلی گئی کیونکہ وہ شرمندہ تھی۔ جب گھر کے دیگر افراد نے اسے ڈھونڈا تو وہ گھر پر نہیں ملی۔ جب وہ رات کو تقریباً 12 بجے اپنے گھر کو واپس آئے تو وہ الٹیاں کر رہی تھی اور رو رہی تھی۔ پوچھنے پر انہیں پتہ چلا کہ اس نے گندم کو محفوظ کرنے کے لیے استعمال ہونے والی ایلومینیم فاسفائیڈ کی گولیاں کھالی تھیں تاکہ وہ اپنی زندگی ختم کر لے، کیونکہ ملزم اور مرحوم انیل کمار (پہلا ملزم) نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی اور وہ شرمندہ تھی۔ کوئی اور سواری دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے وہ اسے 10 مئی 1993 کو تقریباً 5 بجے صبح ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر اے کے سوری [پی ڈبلیو2] نے اسے تقریباً 5:30 بجے ہسپتال میں داخل کیا، جس کے بعد دونوں بھائی ہسپتال کے اخراجات کے لیے رقم کا بندوبست کرنے اپنے گاؤں واپس چلے گئے۔ ڈاکٹر نے پولیس اسٹیشن کو سودیش کے ہسپتال میں داخلے کی اطلاع بھیجی، جس پر ایچ سی موہندر سنگھ [پی ڈبلیو12] ہسپتال پہنچا اور اس کی بیان دینے کے لیے صحت کی حالت کے بارے میں پوچھا۔ ڈاکٹر نے اسے بیان دینے کے لیے نااہل قرار دے دیا اور وہ 10 مئی 1993 کو تقریباً 7:10 بجے صبح انتقال کر گئی۔ اس کے بعد ایچ سی موہندر سنگھ [پی ڈبلیو12] نے راجبیر [پی ڈبلیو6] کا بیان تقریباً 9 بجے صبح ریکارڈ کیا، جس کی بنیاد پر پولیس اسٹیشن صفیدون میں 9:10 بجے صبح IPC کی دفعہ 376، 306 اور 506 کے تحت FIR درج کی گئی۔ تفتیش کے بعد ملزم اور انیل کمار کے خلاف IPC کی دفعہ 376 اور 506 کے تحت چارج شیٹ عدالت میں پیش کی گئی۔ رنبیر اور راجبیر [پی ڈبلیو 4 اور پی ڈبلیو

6] پر سودیش کی خود کزی کے لیے اکسانے کے الزام میں IPC کی دفعہ 306 کے تحت مقدمہ چلایا گیا لیکن انہیں الزام سے بری کر دیا گیا۔مختصراً یہ کہ استغاثہ کا معاملہ ہے۔

ٹرائل کورٹ نے ہر ملزم کو 11 سال کی قید بامشقت اور آئی پی سی کی دفعہ 376(2)(جی) کے تحت 2,000 روپے جرمانہ ادا کرنے اور جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال قید کی سزا سنائی۔دونوں ملزموں نے اپیل دائر کی۔اپیلوں کے زیرالتواء ہونے کے دوران انیل کمار کی ایک حادثے میں موت ہو گئی۔عدالت عالیہ،اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کرنے کے بعد،خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل کو ترجیح دی جاتی ہے۔

سدیش کی لاش کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کا انکشاف اس طرح ہوا :

"یہ ایک معتدل ساخت اور معتدل غذائیت والی خاتون کی لاش تھی۔بغلوں کے بال موجود تھے۔چھاتیوں کی نشوونما اچھی تھی۔زیرِناف بال موجود تھے۔پیرینیم،رانوں،کولہوں،چھاتی یا جسم کے کسی دوسرے حصے پر چوٹ کا کوئی بیرونی نشان نہیں دیکھا گیا۔پردہ بکارت پھٹا ہوا تھا،جو پرانا،مندمل اور پھٹ ہوا تھا اور دو انگلیاں اندر جا سکتی تھیں۔اندام نہانی میں کوئی تازہ چوٹ موجود نہیں تھی۔بچہ دانی پہلے سے مڑی ہوئی اور خالی تھی۔"

عدالت میں اس بات کے شواہد پیش کیے گئے کہ اندام نہانی کے دو نمونے پوسٹیریر اور لیٹرل فومنز سے لیے گئے تھے اور زیرناف بال کیمیائی تجزیے کے لیے بھیجے گئے تھے اور ساتھ ہی متوفیہ کی طرف سے پہنے ہوئے شلوار،انڈر شرٹ اور انڈر ویئر کو بھی فارنسک سائنس لیبارٹری بھیج دیا گیا،تاہم اس سے کچھ مثبت ظاہر نہیں ہوا۔ڈاکٹر وی پی کاکڑ [پی ڈبلیو 3] نے رائے دی کہ حالیہ جماع کے امکان کو مکمل طور پر مسترد کر دیا گیا ہے۔اندام نہانی اور ہائمن کی حالت سے،اس نے بتایا کہ متوفی جنسی تعلقات کا عادی تھا۔اسے متوفی پر کوئی چوٹ نہیں ملی۔اس نے رائے دی کہ وہ زہر کے نتیجے میں مرگئی ہے۔اسی طرح اپیل کنندہ کے طبی قانونی معائنے میں جسم کے کسی بھی حصے پر چوٹ کا کوئی نشان نہیں ملا اور ایف ایس ایل کو بھیجے گئے اس کے انڈر ویئر میں کچھ بھی مثبت نہیں نکلا۔یہ کہنے کے علاوہ کہ وہ جنسی تعلقات کے لیے موزوں ہے،عدالت کے

سامنے کوئی اور بیان نہیں دیا گیا۔

ٹرائل کورٹ نے آئی پی سی کی دفعہ 506 کے تحت پیدا ہونے والے جرم کے حوالے سے ملزم کو بری کر دیا۔اس سلسلے میں نتیجہ حسب ذیل ہے:

"..........میرے خیال میں استغاثہ اس الزام کو ثابت کرنے میں نا کام رہا ہے کیونکہ مستغیث نے اپنے بیان میں نمائش پی ڈبلیو 6 / اے میں کہا ہے کہ جب وہ رام کرن کے گھر میں داخل ہوا تو ملزم اشوک پستول لے کر ایک کمرے سے باہر آیا اور اسے (پی ڈبلیو-6) اس جگہ سے گم ہونے کی ہدایت دی جس میں نا کام ہونے پر وہ اسے ختم کر دے گا۔اس بیان کی حمایت پی ڈبلیو- 6 نے اپنے حلف نامے میں کی ہے۔اس ثبوت کے علاوہ، ریکارڈ پر کوئی اور ثبوت نہیں آیا ہے۔لہذا اس ثبوت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ملزم اشوک کی طرف سے پی ڈبلیو- 6 کو دی گئی دھمکی ایک مشروط دھمکی تھی اور ملزم اشوک نے کچھ نہیں کیا، یہاں تک کہ گواہ نے بھی اس کی ہدایات پر عمل نہیں کیا۔اس طرح مشروط خطرہ قانون کی نظر میں کوئی خطرہ نہیں تھا اور اگر اس نکتے پر کسی قانون کی ضرورت ہو تو سیتارام بنام ریاست، 1974 پی ایل آر 421 کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔اس طرح ہر زاویے سے دیکھا جائے تو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ استغاثہ ملزموں کے خلاف دوسرا الزام یعنی تعزیرات ہند کی دفعہ 506 کے تحت الزام ثابت نہیں کر سکا ہے۔"

ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ دونوں نے رنبیر [پی ڈبلیو 4] اور راجبیر [پی ڈبلیو 6] کے بیانات پر سخت انحصار کیا کہ سدیش نے انہیں بتایا تھا کہ جب وہ آدھی رات کو زہر کھا کر گھر واپس آئی تو دونوں ملزموں نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی۔

جب ہمارے پاس متوفی کے بھائی پی ڈبلیو 6 کا براہ راست ثبوت ہوتا ہے، تو دوسرے ملزم کے علاوہ اپیل کنندہ کو جوڑنے کی بظاہر کوشش میں متوفی سے منسوب گنجے بیان کو زیادہ اہمیت نہیں دی جا

سکتی۔ پی ڈبلیو 6 [راجبیر] کا ثبوت یہ ہے کہ اس کی بہن اس کی روانگی سے ایک یا دو منٹ پہلے گھر سے نکل کر تقریبا 300 گز کے فاصلے پر تھی، کہ اسے گلی سے اٹھایا گیا اور اس نے دیکھا کہ اسے رام کرن کی بیٹھک کے اندر لے جایا جا رہا ہے اور جیسے ہی وہ بیٹھک کے قریب پہنچا، اس نے دیکھا کہ دروازے بند تھے۔ پی ڈبلیو 6 پھر کہتا ہے کہ وہ دیوار سے چھلانگ لگا کر بیٹھک کے اندر چلا گیا۔ پھر اس نے ملزم انیل کمار اور متوفی کو سمجھوتہ کرنے والی حالت میں دیکھا۔ یہاں اپیل کنندہ موقع پر پہنچنے کے فوراً بعد وہاں پہنچا اور فوراً وہاں سے چلا گیا۔ واقعات کے اس سلسلے سے، یہ معقول نتیجہ اخذ کرنا ممکن نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے متوفی شخص کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ پی ڈبلیو 6 کے ذریعے متاثرہ شخص کو بیٹھک کے اندر لے جانے اور بیٹھک میں اس کے داخلے کے درمیان کا وقفہ اتنا کم تھا کہ یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے پہلی بار عصمت دری کی ہوگی۔ جیسے ہی پی ڈبلیو 6 بیٹھک میں داخل ہوا اور جو کچھ ہو رہا تھا اس کا مشاہدہ کیا، اپیل کنندہ وہاں سے واپس چلا گیا۔ سوالات جرح میں اس بیان کے سامنے، یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ دونوں نے عصمت دری کا ارتکاب کیا ہے۔ تاہم، ہمیں اس بات کا جائزہ لینا ہوگا کہ آیا اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 376(2)(جی) کے حوالے سے مجرم قرار دیا جا سکتا ہے چاہے اس نے حقیقت میں متاثرہ کے ساتھ زیادتی نہ کی ہو۔

اپیل کنندہ کے خلاف الزام آئی پی سی کی دفعہ 376(2)(جی) کے تحت ہے۔ دفعہ 376 (2)(جی) آئی پی سی کے تحت جرم قائم کرنے کے لیے، جسے اس کی وضاحت ا کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، استغاثہ کو اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنا چاہیے کہ ایک سے زائد ملزموں نے اجتماعی طور پر کام کیا تھا اور ایسی صورت میں، اگر عصمت دری کا ارتکاب ایک نے بھی کیا تھا، تو تمام ملزم اس حقیقت سے قطع نظر مجرم ہوں گے کہ ان میں سے ایک یا زائد نے اس کے ساتھ عصمت دری کی تھی اور استغاثہ کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر ایک ملزم کے ذریعے عصمت دری کے مکمل عمل کا ثبوت پیش کرے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ شق مشترکہ ذمہ داری کے اصول کو ظاہر کرتی ہے اور اس ذمہ داری کا جوہر مشترکہ ارادے کا وجود ہے؛ کہ مشترکہ ارادے کا تعین پہلے سے کیا جاتا ہے جس کا تعین کارروائی کے توضیع ظاہر ہونے والے مجرموں کے طرز عمل سے کیا جا سکتا ہے اور یہ اچانک پیدا ہو سکتا ہے اور تشکیل پا سکتا ہے؛ لیکن، ذہنوں کی اجلاس ہونی

چاہیے۔ ہر مجرم سے آزادانہ طور پر ایک ہی ارادہ رکھنا کافی نہیں ہے۔ ایسے معاملات میں، مجرمانہ اشتراک ہونا ضروری ہے جو جرم کے ارتکاب میں مشترک ہونے کی ایک خاص پیمائش کو نشان زد کرتا ہے۔

اب جو دیکھنا ہے وہ یہ ہے کہ آیا کوئی ایسے حالات ہیں جو اپیل کنندہ اور انیل کمار کے درمیان سدیش پر عصمت دری کے ارتکاب میں اتفاق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جواب دہندہ کی طرف سے پیش ہوئے معروف وکیل نے دلیل دی کہ اپیل کنندہ نے انیل کمار کو متوفی سدیش کے ساتھ عصمت دری کرنے میں سہولت فراہم کی تھی اور اس لیے یہ اندازہ لگایا جانا چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔ اپیل کنندہ کے ذریعہ انیل کمار کے ذریعہ عصمت دری کی سہولت، اگر بالکل بھی ہے، تو حالات سے اندازہ لگانا ہوگا۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ وہ اہم وقت پر موسم گرما کے مہینے میں تقریبا 3.30 بجے اپنے گھر میں موجود تھا، اس سے زائد کچھ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ صرف اسی حقیقت سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اپیل کنندہ انیل کمار کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ ہم یہ نہیں مان سکتے کہ اس کے گھر میں اس کی محض موجودگی سے وہ انیل کمار اور متاثرہ کے درمیان جاری ناجائز تعلقات سے واقف تھا، یا یہ کہ وہ انیل کمار کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔ رنبیر (پی ڈبلیو 4) اور راجبیر (پی ڈبلیو 6) کے عدالت کے سامنے یہ ثبوت کہ انہوں نے انیل کمار کو سدیش کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی پوزیشن میں پایا جب اپیل کنندہ پستول لے کر اندر آیا اور انہیں گولی مارنے کی دھمکی دی، ٹرائل کورٹ کے مطابق قابل اعتبار نہیں ہے۔ درحقیقت اس کے پاس سے کوئی پستول برآمد نہیں ہوا۔ اسے آئی پی سی کی دفعہ 506 کے تحت اس الزام سے بری کر دیا گیا ہے اور حکم کا وہ حصہ اب حتمی ہو گیا ہے کیونکہ اس طرح کے بری ہونے کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی گئی ہے۔

کوئی مقدمہ پیش نہیں کیا گیا یا یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ اپیل کنندہ نے آئی پی سی کی دفعہ 376 کے تحت جرم کیا ہے، لیکن اس پر آئی پی سی کی دفعہ 376(2)(جی) کے تحت پیدا ہونے والے جرم کا الزام عائد کیا گیا ہے جس کے ذریعے اسے اس طرح کا جرم سمجھا جاتا ہے۔ انیل کمار اور اپیل کنندہ کے درمیان اتفاق کے کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں، ٹرائل کورٹ کی طرف سے درج کی گئی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا جیسا کہ عدالت عالیہ نے تصدیق کی ہے۔

نتیجے میں، ہم ٹرائل کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں جیسا کہ عدالت عالیہ نے تصدیق کی ہے اور ملزم کو اس جرم سے بری کرتے ہیں جس کے ساتھ اس پر الزام لگایا گیا تھا۔ اسے فورا آزاد کر دیا جائے گا۔ جرمانے کی رقم، اگر اپیل کنندہ پہلے ہی ادا کر چکا ہے، اسے واپس کر دی جائے گی۔

اسی کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔

این جے۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this document